ڈاکٹر روبینہ شہناز

کتابیات اور اشاریہ

Report writing has several components and stages. The last step is Bibliography. After publication of book, index is also extremely important. In this article some basic principles and mathodology of bibliography and index have been discussed.

❖•❖•❖•❖•❖•❖

تحقیقی مقالے کی تسوید مرحلہ وار ہوتی ہے۔ اس کا آخری مرحلہ یا جزو کتابیات ہوتا ہے۔ اسے ماخذ یا مصادر بھی کہا جاتا ہے لیکن عام طور پر مروّج لفظ کتابیات ہی ہے۔ مقالے کے اس آخری حصے میں ان ماخذات کی فہرست پیش کی جاتی ہے، دورانِ تحقیق جن سے استفادہ کیا گیا۔ نام اگرچہ کتابیات ہے لیکن یہ فہرست صرف کتابوں تک محدود نہیں ہوتی بلکہ وہ تمام کتب، رسائل، مخطوطات، غیر مطبوعہ تحریریں، لغات، انسائیکلو پیڈیا اور جدید دور میں انٹرنیٹ سے حاصل کردہ مواد تک کی باقاعدہ نشاندہی کی جاتی ہے۔

معاون کتابوں کی فہرست تحقیقی کتابوں اور تحقیقی مقالات کا لازمی حصہ تصور کیا جاتا ہے۔ اس کے ذریعے قاری اور ممتحن کو معلوم ہو جاتا ہے کہ وہ کون سے ذرائع تھے جنھیں محقق نے حقائق اور معلومات کی جمع آوری کے لیے استعمال کیا۔ اس لیے ان تمام ماخذات کے نام کتابیات میں شامل ہونے چاہئیں جن کا اس مقالے یا کتاب سے براہِ راست تعلق ہو۔

Scanned by CamScanner

کسی موضوع پر تحقیق کے دوران متعدد ماخذات سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ ان میں سے بعض کا حوالہ تحقیقی مقالے کے متن میں دیا جاتا ہے جبکہ بعض کو محض پس منظری مطالعے یا پہلے سے ہو چکے کام سے آگاہی حاصل کرنے کے لیے پڑھا جاتا ہے۔ ہر باب کے آخر میں دیے گئے حوالہ جات میں صرف انھی کتابوں کا تذکرہ کیا جاتا ہے جن کے اقتباسات یا حوالے متن میں دیے گئے ہوں، وہ کتابیں جن سے استفادہ کیا گیا لیکن ان سے اقتباس یا حوالہ متن میں شامل نہیں ہے، انھیں کتابیات میں شامل کیا جائے گا۔ ڈاکٹر گیان چند کے مطابق ایم ایل اے ہینڈ بک میں بھی کتابیات کو دو حصوں میں درج کرنے کی سفارش کی گئی ہے:

۱۔ کتابیں جن کا حوالہ دیا گیا (Works cited)

۲۔ کتابیں جن سے مشورہ کیا گیا (Works consulted) (۱)

مشورے کی کتب والے حصے کی ضرورت تحقیق کی عام کتابوں میں نہیں ہے، صرف امتحانی مقالے میں اس کی ضرورت ہے جس کا مقصد ممتحن کو یہ دکھانا ہے کہ تحقیق کار نے مقالے پر کتنی محنت کی ہے اور کن کن ماخذات تک رسائی حاصل کی ہے۔

کتابیات لکھنے کے چند اصول بہت مختصر طور پر یوں بیان کیے جا سکتے ہیں:

۱۔ کتابیات میں محض نام شماری ہوتی ہے۔ مختصر مضمون کی کتابیات مصنف کی الفبائی ترتیب سے دی جائے۔

۲۔ تحقیقی مقالات اور کتابوں میں کتابیات کو مختلف ذیلی گروہوں میں تقسیم کیا جائے۔ یہ تقسیم بنیادی و ثانوی ماخذات، زمانے اور ادوار، علاقے، اصناف، زبان وغیرہ کی بنا پر کی جا سکتی ہے۔ ہر گروہ میں الفبائی ترتیب سے کتابوں کا اندراج کیا جائے۔

۳۔ حوالوں میں مصنف کا نام فطری ترتیب سے ہوتا ہے، کتابیات میں پہلے عائلی

Scanned by CamScanner

نام (سرنیم) لکھا جائے۔

۴۔ کتابیات اگرچہ مصنف کے نام کے اعتبار سے درج کی جائیں لیکن اگر مصنف کا نام معلوم نہ ہو یا بالکل غیر اہم ہو تو کتاب کے نام کے لحاظ سے بھی ترتیب دی جاسکتی ہے۔

۵۔ کتابیات میں قوسین اور صفحہ نمبر نہ لکھے جائیں۔

۶۔ عموماً رسالوں کے صرف نام، شمارے اور سنہ درج کر دیے جاتے ہیں۔ ضروری ہے کہ کتابیات شامل رسالوں کے تذکرے میں مضمون نگار اور مضمون کا نام دیا جائے۔

سید جمیل احمد رضوی نے وان ڈیلن کے حوالے سے کتابیات کی جانچ پرکھ کے جو اصول لکھے ہیں ان سے بھی کتابیات لکھنے کے درست طریقہ کار کا اندازہ کیا جاسکتا ہے۔ کتابیات کے حوالے سے انھوں نے درج ذیل سوالات کا تذکرہ کیا ہے:

۱۔ کیا کتابیات کا اسلوب، مندرجات اور ترتیب ان قارئین کی ضروریات کو پورا کرتے ہیں جن کے لیے رپورٹ لکھی گئی ہے؟

۲۔ کیا کتابیات کے تمام اندراجات درست ترتیب میں رکھے گئے ہیں؟

۳۔ کیا ہر اندراج تمام ضروری معلومات رکھتا ہے اور کیا تفصیلات صحیح ترتیب میں ہیں، ان کے ہجے درست ہیں، اور ان میں استعمال کیے گئے رموز اوقاف درست ہیں؟ (۲)

ایک اور بہت اہم اصول جس کا پیش نظر رکھنا ضروری ہے، وہ انتخاب کا ہے۔ کتابیات کا مقصد ماخذات کی نشاندہی اور تحقیق کے استناد کا پایہ بلند کرنا ہے۔ اس کا مقصد قاری پر رعب ڈالنا نہیں ہے۔ اس لیے موضوع سے دور اور کم مرتبہ کتابیں یا ایسی

Scanned by CamScanner

کتابیں جن سے بہت کم استفادہ کیا گیا ہو، ان کے نام گنوانے سے پرہیز کرنا چاہیے۔
عبدالرزاق قریشی کے بقول:

''کتابیات محض کتابوں کے زیادہ سے زیادہ نام گنانے کے لیے نہ ہو۔ جو کتاب بھی ہو براہِ راست موضوع سے تعلق رکھتی ہو اور اس سے مصنف یا مقالہ نگار نے اپنی تصنیف یا مقالہ میں استفادہ کیا ہو۔ ایک کتاب موضوع سے متعلق تو ہے لیکن گھٹیا قسم کی ہے اور مقالہ نگار یا مصنف کو اس سے کوئی نئی بات نہیں معلوم ہوئی، ایسی کتاب کا نام فہرست میں شامل کرنے کی ضرورت نہیں۔ فہرست مآخذ منتخب ہونا چاہیے۔''(۳)

تحقیقی مقالے کی تسوید کا مرحلہ کتابیات اور مآخذ کی نشاندہی پر مکمل ہو جاتا ہے تاہم اگر اس مقالے کی کتابی شکل میں اشاعت مقصود ہو تو اس پر ایک اضافہ اشاریہ سازی کی صورت میں کیا جا سکتا ہے جو کتاب سے استفادہ کرنے کے ساتھ ساتھ اس کی وقعت کا اندازہ کرنے میں مددگار ہوتا ہے۔

ماہرین تحقیق نے تحقیقی کتاب کے آخر میں اشاریے کی موجودگی کی اہمیت کو تسلیم کیا ہے۔ ڈاکٹر گیان چند لکھتے ہیں کہ ''تحقیقی کتاب کے آخر میں اشاریہ ضروری ہے''۔(۴) اسی طرح عبدالرزاق قریشی کی رائے میں ''کتابیات کی طرح اشاریہ بھی علمی وتحقیقی کتابوں میں لازمی طور پر ہونا چاہیے''۔(۵)

اشاریہ انگریزی لفظ (Index) کا اردو متبادل ہے۔ یہ ایک فہرست ہے جو الفبائی ترتیب سے کتاب میں مذکور اشخاص، کتب اور مقامات وغیرہ کی نشاندہی کرتی ہے۔ اگر کتاب میں اشاریہ موجود ہو تو آسانی سے دیکھا جا سکتا ہے کہ کسی شخص، کتاب یا مقام وغیرہ کا تذکرہ کتاب میں کتنی مرتبہ اور کس کس صفحے پر ہوا ہے۔

Scanned by CamScanner

ڈاکٹر گیان چند نے اشاریہ لکھنے کے دو طریقے بتائے ہیں۔ پہلا طریقہ یہ ہے کہ اشخاص، کتابوں اور مقامات وغیرہ کو ملاجلا کر الفبائی ترتیب سے درج کیا جائے۔ اشخاص کے ناموں میں سرنیم پہلے لکھا جائے گا۔ کتابوں کے نام فطری ترتیب سے ہوں گے۔ ہر اندراج کے سامنے ان تمام صفحات کے نمبر درج کیے جائیں گے جن پر وہ اندراج واقع ہے۔ انہوں نے یہ بھی لکھا ہے کہ غیرضروری اور کم اہم ناموں کو اشاریے میں درج نہیں کرنا چاہیے۔

دوسرا طریقہ یہ ہے کہ اندراجات کو کئی زمروں میں تقسیم کر دیا جائے۔ ان میں سے دو اہم ترین زمرے ہوں گے: ۱۔ اشخاص اور ۲۔ کتابیں اور رسالے۔ ان کے علاوہ مقامات، ادبی اصناف و موضوعات کو بھی علیحدہ علیحدہ درج کیا جا سکتا ہے۔ لیکن انہوں نے اشاریے کو زیادہ گروہوں میں تقسیم کرنے کو بھی غیرضروری قرار دیا ہے۔(۶)

اشاریے کے زمروں کا انحصار کتاب کے موضوع پر ہے۔ اشخاص، کتابیں، مقامات وغیرہ تو زیادہ تر کتابوں میں موجود ہوتے ہیں۔ ان کے علاوہ کتاب کے موضوع سے متعلقہ زمرے بنائے جا سکتے ہیں۔ مثلاً کتاب اگر تاریخ کی ہے تو اہم واقعات کا زمرہ بنایا جا سکتا ہے۔ اسی طرح کتاب اگر قدیم آلاتِ حرب کے بارے میں تحقیق پر ہے تو آلاتِ حرب کا زمرہ ہو سکتا ہے۔

اشاریے کے سلسلے میں یہ بات پیش نظر رہنی چاہیے کہ اس کا مقصد کتاب سے استفادہ کرنے والے قارئین اور محققین کے لیے سہولت پیدا کرنا ہے۔ لیکن اگر اشاریہ بہت طویل اور مفصل بنایا جائے گا تو پڑھنے والے کو اپنی ضرورت کے مطابق اندراج تلاش کرنے میں دقت ہو گی اور اشاریے کا مقصد کماحقہٗ پورا نہیں ہو گا۔ لہٰذا ضروری ہے کہ اشاریے کو مختصر اور ضروری اندراجات تک محدود رکھا جائے۔

Scanned by CamScanner

حوالہ جات

۱۔ گیان چند، ڈاکٹر، ''تحقیق کا فن''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع دوم ۲۰۰۲ء، ص ۳۱۸، ۳۱۹

۲۔ بحوالہ سید جمیل احمد رضوی، ''لائبریری سائنس اور اصول تحقیق''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، ۱۹۸۷ء، ص ۲۷۵

۳۔ عبدالرزاق قریشی، ''مقالہ کی تسوید'' مشمولہ ''اردو میں اصولِ تحقیق''، مقتدرہ قومی زبان، اسلام آباد، طبع اول جون ۱۹۸۶ء، ص ۲۷۷

۴۔ گیان چند، ''تحقیق کا فن''، ص ۳۲۵

۵۔ عبدالرزاق قریشی، ''اردو میں اصولِ تحقیق''، ص ۲۸۱

۶۔ گیانِ چند، ''تحقیق کا فن''، ص ۳۲۶

Scanned by CamScanner